الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل:daruliftaa@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

MODE: **Regular**

Name :	**Arsalan Shaikh**	Serial No :	**15027**
Address :		Date :	**5/14/2012**
Subject :	**TALAQ**	Contact No:	
Writer :	شاہد خان	Email :	

Assalam o Alaikum Mufti Sb Hope this letter will find in best of your health.
This is Arsalan Shaikh resident of Karachi. I am writing this letter keeping in view the intention that if Allah will accept my effort so I can be rewarded in life and hereafter and will certainly benefit people who cannot raise their voice regarding their basic human rights.
Mufti sb as you are aware about the poverty conditions of Pakistan, in this regard I felt to highlight the issue which is not addressed at the moment.
The issue I am talking about is the announcement of minimum wage rate and issuance of guidelines which should be voluntarily followed if not imposed by all those individuals who are employing innocent and needy people and at the same time neglecting to take care of their basic human rights protected by Islam by rewarding them with a fairly low wage/remuneration.
Mufti sb I consider myself as the most sinful person but even than I just want to draw attention to the fact that I have heard from my guardians, scholars and seniors that when Hazrat Umar (R.A) used to be the governor of Makah and associated territories he established a system with which all individuals were paid stipend equal to what he was drawing himself from the Bailtulmaal and due that equality and consideration of human rights you can better understand how little the difference was between the status of poor and middle class individual at that time. Although it cannot be deprived of the fact that such inclination of the people was also because of their level of TAQWA.
In response to the above situation Mufti sb I regret to see the current worsening situation that is prevailing at its peak specially in Pakistan and the people who are responsible and engaged in this

arious white collar employees and in this regard I want quote an example
y that I cashier in and Islamic bank probably was Meezan Bank was hired at a
spite of the fact they claim they are doing banking ethically. Mufti sb If you
uld find that with this scale of salaries these people can't even manage to fulfill
hat can we talk about their other life.
onsider for while that is it the way to that people who are in a position employ
d reward them in such a manner that which can't enable them to feed up their
t from food it is also their right to acquire basic education, can fund health
arise and also celebrate religious festivals. Mufti sb these all can be done if
th a fair wage which should at least cover basic food, education and health

ne situation with v
which I came to know
salary of just 9 k's de
can consider you wou
their food needs so w
Mufti sb please just c
people should pay an
dependents ???. Apa
needs whenever they
they are rewarded w
needs./

السلام علیکم مفتی صاحب! میں ارسلان شیخ کراچی کا رہائشی ہوں۔ میں اس نیت سے یہ خط لکھ
اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول کرلے تو میں دنیا اور آخرت میں انعام یافتہ ہو سکتا ہوں
فائدہ ہوگا جو اپنے بنیادی انسانی حقوق کے متعلق اپنی آواز نہیں اٹھا سکتے۔ مفتی صاحب ا

رہا ہوں کہ اگر /
اور ایسے لوگوں کا یقینی
جیسا کہ آپ پاکستان کی

السلام علیکم مفتی صاحب! میں ارسلان شیخ کراچی کا رہائشی ہوں۔ میں اس نیت
اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول کرلے تو میں دنیا اور آخرت میں انعام یا
فائدہ ہوگا جو اپنے بنیادی انسانی حقوق کے متعلق اپنی آواز نہیں اٹھا سکتے۔

غربت کے حالات سے آگاہ ہیں۔ اس خیال سے میں نے ایک ایسے مسئلہ
جو فی الحال بیان نہیں کیا جاتا۔ جس مسئلے کے بارے میں میں بات کر
اعلان ہے اور ایسے اصول کار کا اجراء ہے جن پر رضاکارانہ طور پر عمل کیا
کی طرف سے لاگو نہ کئے جائیں جو مزدوری کروا رہے ہیں، معصوم اور ضرورتمند افرا
حقوق کی دیکھ بھال سے تغافل برت رہے ہیں جن کی حفاظت اسلام کے ذر
اجرت (مشاہرہ) کے ساتھ نوازنے کے ذریعے۔ مفتی صاحب میری ذاتی را

سے یہ خط لکھ رہا ہوں کہ اگر
ہو سکتا ہوں اور ایسے لوگوں کا یقینی
مفتی صاحب! جیسا کہ آپ پاکستان کی
پر روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس کی
رہا ہوں وہ کم از کم اجرت کی شرح کا
جانا چاہیئے اگرچہ وہ اصول ان تمام افراد
رہے ہیں اور ساتھ ہی اپنے بنیادی انسانی
دیئے گئے تھے ان کو ایک منصفانہ معقول
کے باوجود کہ میں بہت گناہگار شخص

ہوں لیکن پھر بھی میں ایک حقیقت کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے سرپرستوں، علماء، اور بزرگوں سے سنا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو ملک کا گورنر بنایا گیا اور مزید علاقوں کو ساتھ ملایا تو انہوں نے ایک نظام قائم کیا جس کے تحت تمام افراد کو برابر وظیفہ دیا جاتا تھا جو ہر شخص خود بیت المال سے وصول کرتا تھا اس مساوات اور انسانی حقوق کی پاسداری کی وجہ سے، آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ اس وقت ایک غریب اور درمیانے درجہ کے آدمی کے مرتبہ میں کتنا کم تفاوت تھا ہر چند اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ لوگوں کی ایسی رغبت بھی ان کے تقویٰ کی سطح کی وجہ سے تھی۔ مفتی صاحب مذکورہ بالا احوال کے پیش نظر میں، موجودہ بدترین حالات کو دیکھ کر بہت افسوس کرتا ہوں جو کہ اپنی انتہا کو چھو رہے ہیں خصوصاً پاکستان میں۔ اور جو لوگ اس میں مشغول اور قابلِ اعتماد ہیں وہ نہ صرف ایسے ہیں جو دین کے ساتھ وابستہ نہیں ہیں بلکہ ایسے بھی ہیں جو دین کے ساتھ منسلک ہیں۔ عام طور پر اگر ہم اس عملہ کا لحاظ کریں جو سب کو دانشمندی کے ساتھ ادائیگی نہیں کی جاتی بشمول ڈرائیور حضرات خاکروب، چپڑاسی اور مالی وغیرہ۔ ان کو اس بیش بہا افراطِ زر کی معیشت میں صرف پانچ سے آٹھ ہزار ماہانہ ادا کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی خدمات صبح سے شام تک لی جاتی ہیں۔ مزید برآں کہ میں متعدد سفید پوش مزدور طبقہ کے ساتھ پیش آنے والی ایسی ہی صورتحال پر بھی زور دینا چاہتا ہوں اور اس سلسلہ میں، میں ایک ایسی مثال کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جو میرے علم میں آئی ہے کہ ایک اسلامی بینک جو غالباً میزان بینک تھا اس میں ایک کیشیئر کو صرف نو ہزار روپے تنخواہ پر ملازم رکھا تھا باوجودیکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خوش خلقی کے ساتھ بینکنگ کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب اگر آپ غور کریں تو یہ سمجھ سکتے ہیں کہ تنخواہوں کے اس معیار کے ساتھ یہ لوگ اپنی اشیائے خورد و نوش کی ضروریات کا بھی پوری طرح انتظام نہیں کر سکتے پھر ہم ان کی دیگر ضروریاتِ زندگی کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں۔ مفتی صاحب برائے مہربانی صرف کچھ دیر کیلئے غور کیجئے کہ کیا ایسا لوگوں کیلئے یہی طریقہ ہے جو مزدور طبقہ ہیں۔ کیا انسانا لوگوں کو ایک ایسے انداز میں نوازنا اور ادا کرنا چاہئے کہ جس سے وہ اپنے ماتحتوں کی بنیادی ضروریات پورا کرنے کے بھی قابل نہ ہو سکیں۔ خوراک کے علاوہ بنیادی تعلیم کا حصول بھی ان کا حق ہے اور جب کبھی ضرورت سامنے آئے تو صحت کی ضروریات کیلئے نفقہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور نیز مذہبی تہواروں کو منانا۔ مفتی صاحب یہ سب کچھ ہو سکتا ہے اگر ان کو ایک معقول وظیفہ کے ساتھ نوازا جائے جو اتنا ہونا چاہئے کہ کم از کم ان کی بنیادی خوراک، تعلیم اور صحت کو ضروریات کو پورا کر سکے۔

الجواب ــــــــ حامداً و مصلیاً

سائل کا مذکور جذبہ بڑی اہمیت کا حامل اور باعثِ اجر و ثواب بھی ہے تاہم اس سلسلہ میں واضح ہو کہ زمانے اور حالات کے تغیّر کے ساتھ ساتھ افراد کے پیشہ، ذمہ داری، منصب اور اس کی ضروریات اور حالات کے مختلف ہونے کی بنا پر اس کے یومیہ یا ماہانہ مشاہرہ اور وظیفے کی مقدار میں کمی بیشی ایک لازمی امر ہے اسی بناء پر شریعت مطہرہ نے اس سلسلہ میں اگرچہ کوئی خاص مقدار تو متعین نہیں فرمائی کہ اس سے کم و بیش دینا گناہ ہو البتہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مناصب و مراتب اور انکی ضرورت و حاجت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی رعایا کو بیت المال سے وظیفہ دیا کرتے تھے جیسا کہ قاضی کو پانچ سو درہم اور دیگر مسلمین کو ان کی ضرورت و حاجت اور پیشہ و منصب کی بنا پر کم و بیش دیا کرتے تھے۔ اس لیے موجودہ دور کے اربابِ حکومت اور سرکاری و نجی کمپنیوں کے مالکان اور ان کی منتظمہ کمیٹیوں

(جاری ہے)

کو چاہیئے کہ آئے دن حالات کی تبدیلی، مہنگائی اور بے روزگاری اور ملازمین کی واقعی ضرورت اور ان کے مرتبہ و منصب اور ذمہ داریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کم از کم اتنی تنخواہ اور ان کا وظیفہ مقرر کریں کہ آئے دن کے یومیہ اخراجات اور ان کی بیماری وغیرہ میں کسی غیر کی طرف نظر نہ رکھنی پڑے اور نہ ہی وہ مالایطاق قرض کے بوجھ میں دب جائیں پھر اس سلسلہ میں اگر خلافتِ راشدہ کے دور سے راہنمائی لی جائے تو بہت بہتر ہوگا جو ان کیلئے مشعلِ راہ کا کام بھی دے گا۔

وفی الدر المختار: ویعطی بقدر الحاجة والفقه والفضل فان قصر کان الله علیه حسیبا زیلعی۔ وفی الشامیة: تحت (قوله ویعطی بقدر الحاجة الخ) الذی فی الزیلعی هکذا، ویجب علی الإمام أن یتقی الله تعالیٰ ویصرف إلی کل مستحق قدر حاجته من غیر زیادة فان قصر فی ذلك کان الله تعالیٰ علیه حسیبا اه وفی البحر عن القنیة: کان ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه یسوی فی العطاء من بیت المال، وکان عمر رضی الله تعالیٰ عنه یعطیهم علی قدر الحاجة والفقه والفضل، والأخذ بهذا فی زماننا احسن فتعتبر الامور الثلاثة اه أی فله أن یعطی الأحوج اکثر من غیر الأحوج، وکذا الأفقه والأفضل اکثر من غیرهما، وظاهره أنه لا تراعی الحاجة فی الأفقه والأفضل، وإلا فلا فائدة فی ذکرهما، ویؤیده أن عمر رضی الله تعالیٰ عنه کان یعطی من کان له زیادة فضیلة، من علم، أو نسب أو نحو ذلك أکثر من غیره، وفی البحر أیضا عن المحیط والرأی إلی الإمام من تفضیل وتسویة من غیر أن یمیل فی ذلك الی هوی، (ج ۴ ص ۲۱۹)۔

وفی ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء: فی الاستیعاب توفی یزید بن سفیان واستخلف اخاه معاویة علی عمله فکتب الیه عمر بعهده علی ما کان یزید یلی من عمل الشام ورزقه الف دینار فی کل شهر الخ (ج ۲، ص ۷۱)۔

وفی فتح القدیر: ویرزقه من بیت المال ولا بأس للقاضی أن یأخذ وان کان غنیا مثریا وان احتسب فهو افضل والأصل فیه قوله تعالیٰ فی مال الیتیم اذا عمل فیه الوصی "ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف" وذکر عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه ان کان یرزق سلیمان بن ربیعة الباهلی علی القضاء کل شهر خمسمائة درهم لانه فرغ نفسه للعمل للمسلمین فکانت کفایته وعیاله علیهم قالوا وکان عمر رضی الله عنه یرزق شریحا کل شهر مائة درهم ورزقه علی خمسمائة وذلك لقلة عیاله فی زمن عمر رضی الله عنه او رخص السعر وکثرة عیاله فی زمن علی رضی الله عنه او غلاء السعر فرزق القاضی لا یتقدر بشیٔ لانه لیس باجر لانه لا یحل علی القضاء الخ (ج ۶، ص ۳۶۱) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

شاہد خان عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی
۱۷ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح